رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۴۰ | قادیان دار الامان ۶؍رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ عیسوی | جلد ۳

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى

یہ آیت حق اللہ اور حق العباد پر مشتمل ہے اور اس مین کمال بلاغت یہ ہے کہ دونو پہلو پر اللہ تعالے نے اس کو قائم کیا ہے حق اللہ کے پہلو کی روسے اس آیت کے یہ معنی ہین کہ انصاف کی پابندی سے خدا تعالے کی اطاعت کر کیونکہ جس نے تجھے پیدا کیا اور پرورش کی اور ہروقت کر رہا ہے اُس کا حق ہے کہ تو بھی اُس کی اطاعت کرے اور اگر اس سے زیادہ بصیرت ہو تو نہ صرف رعائت حق سے بلکہ احسان کی پابندی سے اُس کی اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اُس کے احسان اس قدر ہین کہ شمار مین نہین ہے اور ظاہر ہے کہ عدل کے درجہ سے بڑھ کر وہ درجہ ہے جس مین اطاعت کے وقت احسان بھی ملحوظ رہے اور چونکہ ہروقت مطالعہ اور ملاحظہ احسان کا محسن کی شکل اور شمائل کو ہمیشہ نظر کے سامنے لے آتا ہے اس لئے احسان کی تعریف مین یہ بات داخل ہے کہ ایسی طور سے عبادت کرے کہ گویا خدا تعالے کو دیکھ رہا ہے اور خدا تعالے کی اطاعت کرنے والے درحقیقت تین قسم پر منقسم ہین۔

اوّل وہ لوگ جو باعث محجوبیت اور رویت اسباب کے احسان الٰہی کا اچھی طرح ملاحظہ نہین کرتے اور نہ وہ جوش اُن مین پیدا ہوتا ہے جو احسان کی عظمتون پر نظر ڈالکر پیدا ہوا کرتا ہے اور نہ وہ محبت اُن مین حرکت کرتی ہے جو محسن کی عنایات عظیمہ کا تصور کرکے جنبش مین آیا کرتی ہے بلکہ صرف ایک اجمالی نظر سے خدا تعالے کے حقوق خالقیت وغیرہ کو تسلیم کر لیتے ہین اور احسان الٰہی کی ان تفصیلات کو جنپر ایک بار یک نظر ڈالنا اُس حقیقی محسن کو نظر کے سامنے لے آتا ہے ہرگز مشاہدہ نہین کرتے کیونکہ اسباب پرستی کا گرد و غبار مسبب حقیقی کا پورا چہرہ دیکھنے سے روک دیتا ہے اس لئے اُنکو وہ صاف نظر میسر نہین آتی جس سے کامل طور پر معطی حقیقی کا جمال مشاہدہ کر سکتے سو انکی ناقص معرفت رعایت اسباب کی کدورت سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور بوجہ اس کے جو وہ خدا کے احسانات [illegible] دیکھ نہین سکتے خود بھی اُس کی طرف

وہ التفات نہیں کرتے جو احسانات کے مشاہدہ کے وقت کرنی پڑتی ہے جس سے محسن کی شکل نظر کے سامنے آجاتی ہے بلکہ ان کی معرفت ایک دھندلی سی ہوتی ہے وجہ یہ کہ وہ کچھ تو اپنی محنتوں اور اپنے اسباب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کچھ تکلف کے طور پر یہ بھی مانتے ہیں کہ خدا کا حق خالقیت اور رازقیت ہمارے سر پر واجب ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ انسان کو اس وسعت فہم سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اس لئے ان سے جب تک کہ وہ اس حالت میں ہیں یہی چاہتا ہے کہ اس کے حقوق کا شکر ادا کریں اور آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ میں عدل سے مراد یہی اطاعت برعایت عدل ہے -

مگر اس سے بڑھکر ایک اور مرتبہ انسان کی معرفت کا ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں انسان کی نظر رویت اسباب سے بالکل پاک اور منزہ ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ہاتھ کو دیکھ لیتی ہے اور اس مرتبہ پر انسان کے اسباب کے حجابوں سے بالکل باہر آجاتا ہے اور یہ مقولہ کہ مثلاً کہ میری اپنی آبپاشی سے میری کھیتی ہوئی اور یا میری اپنی ہی بازو سے یہ کامیابی مجھے ہوئی یا زید کی مہربانی سے فلاں مطلب میرا پورا ہوا اور بکر کی خبرگیری سے میں تباہی سے بچ گیا یہ تمام باتیں ہیچ اور باطل معلوم ہونے لگتی ہیں اور ایک ہی ہستی اور ایک ہی قدرت اور ایک ہی محسن اور ایک ہی ہاتھ نظر آتا ہے تب انسان ایک صاف نظر سے جس کے ساتھ ایک ذرہ شرک نے الاسباب کی گرد و غبار نہیں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو دیکھتا ہے اور یہ رویت اس قسم کی صاف اور یقینی ہوتی ہے کہ وہ ایسے محسن کی عبادت کرنے کے وقت اس کو غائب نہیں سمجھتا بلکہ اس کو یقینا حاضر خیال کر کے اس کی عبادت کرتا ہے اور اس عبادت کا نام قرآن شریف میں احسان ہے اور صحیح بخاری اور مسلم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کے یہی معنے سمجھائے ہیں -

اور اس درجہ کے بعد ایک اور درجہ ہے جس کا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے + اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب انسان ایک مدت تک احسانات الٰہی کو بلا شرکت اسباب دیکھتا رہے اور اس کو حاضر اور بلا واسطہ محسن سمجھ کر اس کی عبادت کرتا رہے تو اس تصور اور تخیل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ذاتی محبت اس کو جناب الٰہی کی نسبت پیدا ہو جائے گی کیونکہ متواتر احسانات کا دائمی ملاحظہ بالضرورت شخص ممنون کے دل میں یہ اثر پیدا کرتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ اس شخص کی ذاتی محبت سے بھر جاتا ہے جس کے غیر محدود احسانات اس پر محیط ہو گئے پس اس صورت وہ صرف احسانات کی تصور سے اس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی ذاتی محبت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے - جیسا کہ بچہ کو ایک ذاتی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے پس اس مرتبہ پر وہ عبادت کے وقت صرف خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں بلکہ دیکھکر سچے عشاق کی طرح لذت بھی اٹھاتا ہے اور تمام اغراض نفسانی معدوم ہوکر ذاتی محبت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور یہ وہ مرتبہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے لفظ ایتاء ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَاءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا غرض آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی کی یہ تفسیر ہے اور اس میں خدا تعالیٰ نے تینوں مرتبے انسانی معرفت کے بیان کر دیئے ہیں اور تیسرے مرتبہ کو محبت ذاتی کا مرتبہ قرار دیا اور یہ وہ مرتبہ ہے جس میں تمام اغراض نفسانی جل جاتے ہیں اور دل ایسا محبت سے بھر جاتا ہے جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے اسی مرتبہ کی طرف اشارہ اس آیت شریف میں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ - یعنی بعض مومن لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اپنی جانیں رضاء الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں اور خدا ایسوں ہی پر مہربان ہے * اور پھر فرمایا بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْہَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗۤ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ - یعنی وہ لوگ نجات یافتہ ہیں جو خدا کو اپنا وجود حوالہ کر دیں اور اس کی نعمتوں کے تصور سے اس طور سے اس کی عبادت کریں کہ گویا اس کو

+ نوٹ مرتبہ ایتاء ذی القربیٰ متواتر احسانات کے لحاظ سے پیدا ہوتا ہے اور اس مرتبہ میں کامل طور پر عابد کے دل میں محبت ذاتی باری تعالیٰ کی پیدا ہو جاتی ہے اور اغراض نفسانیہ کا رائحہ اور بقیہ بالکل دور ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ محبت ذاتی کا اصل اور منبع دو ہی چیزیں ہیں اوّل کثرت سے مطالعہ کسی کے حسن کا اور اس کے نقوش اور خال و خط اور شمائل کو ہر وقت ذہن میں رکھنا اور بار بار اس کا تصور کرنا - دوسرے کثرت سے تصور کسی کے متواتر احسانات کا کرنا اور اس کے انواع و اقسام کی مروتوں اور احسانوں کو ذہن میں لاتے رہنا اور ان احسانوں کی عظمت اپنے دل میں بٹھانا - منہ

* نفس کے بیچنے میں یہ بات داخل ہے کہ انسان اپنی زندگی اور اپنے آرام کو جلال الٰہی کے ظاہر کرنے اور دین کی خدمت میں وقف کر دیوے - منہ

دیکھ رہے ہین سو ایسے لوگ خدا کے پاس سے اجر پاتے ہین اور نہ ان کو کچھ خوف ہے اور نہ وے کچھ غم کرتے ہین - یعنی اُن کا مدعا خدا اور خدا کی محبت ہے اور خدا کے پاس کی نعمتین ان کا اجر ہوتا ہے اور پھر ایک جگہ فرمایا یطعمون الطعام علی حبه مسکینا و یتیما و اسیرا - انما یطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا - یعنی مومن وہ ہین جو خدا کی محبت سے مسکینون اور یتیمون اور قیدیون کو روٹی کھلاتے ہین اور کہتے ہین کہ اس روٹی کھلانے سے تم سے کوئی بدلا اور شکر گذاری نہین چاہتے اور نہ ہماری کچھ غرض ہے ان تمام خدمات سے صرف خدا کا چہرہ ہمارا مطلب ہے سو اب سوچنا چاہئے کہ ان تمام آیات سے کس قدر صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف نے اعلی طبقہ عبادت الٰہی اور اعمال صالحہ کا یہی رکھا ہے کہ محبت الٰہی اور رضاء الٰہی کی طلب سچے دل سے ظہور مین آوے مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ یہ کیا عمدہ تعلیم جو صفائی سے بیان کی گئی ہے انجیل مین بھی موجود ہے ہم ہر ایک کو یقین دلاتے ہین کہ اس صفائی اور تفصیل سے انجیل نے ہرگز بیان نہین کیا۔

خدا تعالی نے تو اس دین کا نام اسلام اس غرض سے رکھا ہے کہ تا انسان خدا تعالے کی عبادت نفسانی اغراض سے نہین بلکہ طبعی جوش سے کرے کیونکہ اسلام تمام اغراض کے چھوڑ دینے کے بعد رضا بقضا کا نام ہے دنیا مین بجز اسلام ایسا کوئی مذہب نہین جس کے یہ مقاصد ہون بے شک خدا تعالے نے اپنی رحمت جتلانے کے لئے مومنون کو انواع اقسام کی نعمتون کے وعدے دئے ہین مگر مومنون کو جو اعلی قسم کے خواہشمند ہین یہی تعلیم دی ہے کہ وہ محبت ذاتی سے خدا تعالے کی عبادت کرین - لیکن انجیل مین تو صاف شہادتین موجود ہین کہ یسوع صاحب کے حواری لالچی اور کم عقل تھے پس جیسا کہ اُن کی عقلین اور ہمتین تھین ایسا ہی ان کو مذہب بھی ملا اور ایسا ہی یسوع بھی اُن کو ملگیا - جس نے اپنی

خودکشی کا

دھوکا کھا کر سادہ لوحون کو عبادت کرنے سے روکدیا +

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

ستارونکی بارش یا آسمانی آتشبازی
اور
حجۃ اللہ فی الارض کی کامیابیونکا نشان

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ اس مہینہ مین دسوین نومبر سے لیکر سترہ نومبر تک آسمان پر تارونکی بارش ہوگی اور ۱۴ - نومبر کو تو بہت کثرت کے ساتھ آسمان پر تارون کی آتش بازی کا تماشا نظر آئے گا۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے لیے دانا سے ایک علمی مجمع علم ہیئت کے ماہرین کا دہلی مین آنے والا ہے۔ اس سے ضروری اور قرین مصلحت ہے کہ ہم اس پر مختصر سی بحث کرین علاوہ ازین چونکہ مشہور جرمن پروفیسر فلب کے خیال کے موافق ۱۳ر نومبر کو زمین ایک دمدار سیارہ سے ٹکرائے گی اور دوسری طرف برج عقرب مین سبع سیارہ کا قران ہوگا اس لئے عام لوگون مین یہ بات مشہور ہے کہ ۱۳ر تاریخ نومبر ۱۸۹۹ء کو قیامت آجائیگی

حضرت اقدس حجۃ اللہ فی الارض

کے نام بعض آئے ہوئے تعجب انگیز خطوط اس امر کی ضرورت بتلاتے ہین کہ اس پر بھی مختصر سا ریمارک کر دیا جاوے۔

اس آخری حصہ پر تو ہم صرف اسی قدر کہین گے کہ نجوم کا علمی حصہ تو کسی قدر صحیح ہے مگر عملی حصہ قابل اعتبار نہین - ظنی اور وہمی ہے پروفیسر فلب نے اپنی اس پیشگوئی کے وجوہات تصریحا بیان کئے ہین اور بتلایا ہے کہ "بیکلو" نامی دمدار سیارہ زمین سے ٹکرائے گا - مگر افسوس ہے کہ پروفیسر صاحب منتظم حقیقی کے باقاعدہ ضوابط پر ایمان نہین رکھتے ورنہ ان کو معلوم ہوجاتا کہ مولا کریم نے ان حادثات سے بچنے کے لئے پہلے سے انتظام کر رکھا ہے۔ بہرحال ۱۳ر نومبر کو لوگ اسی طرح سوئین گے اور اسی طرح اٹھین گے ان کے اس خیال کی تردید کی ہم کو زیادہ ضرورت نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابھی بہت سی پیشگوئیان جو خدا تعالی نے انعمت علیکم نعمتی کے مصداق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرمائی ہین پوری ہونی باقی ہین - اور اسلام کے بہت سے کام ابھی ہونے والے ہین۔ ۱۳ر نومبر کہ کوئی قیامت نہ آئیگی اور نہ اس کے متعلق ہمارے سید و امام علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا تعالی کی طرف سے کوئی ایما ہوا ہے

ایک نے کہا۔ کہ ستارون کی قرار گاہون کو دیکھو اگر وہ اپنے محل اور موقع سے ٹل گئے ہون تو آسمانی لوگون پر تباہی آئی ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ظاہر ہوا ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہے (وہ لوگ شرارت کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے) غرض یہ بات تاریخون اور تفسیرون سے بخوبی ثابت ہے اور قرآن کریم اس پر شاہد ناطق ہے کہ یہ آسمانی آتشبازی کسی عظیم الشان انسان کی بعثت یا اُس کی کسی بڑی کامیابی یا اُس کے ظہور سے چند سال پیشتر بطور ارہاص کے ظہور مین آتے ہین۔

ابن کثیر یون بھی کہتا ہے کہ دین کے غلبہ کے وقت بھی ایسا ہوتا ہے۔

بہرحال یہ مسلّم اور معقول امر ہے کہ جب کوئی نبی۔ یا وارث نبی زمین پر مامور ہو کر آوے یا آنے پر ہو یا اُس کے ارہاصات ظاہر ہونے والے ہون یا کوئی بڑی فتحیابی قریب الوقوع ہو تو ان تمام صورتون مین ایسے آثار آسمان پر ظاہر ہوتے ہین۔

اس قدر اظہار کے بعد اب ہم ایک امر اور کہنا چاہتے ہین کہ جیسا کہ ہم نے کسی اسثو مین "انتظام شمسی مین تغیر عظیم" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا تھا اُس سے بھی متفق اللفظ ہو کر روحانیات کے اہل مذاق نے "دنیا مین کسی مسیحا نفس انسان کی بعثت کا زمانہ نکالا ہے اور انتظار کیا ہی خود اہل یورپ کے مذہبی مذاق رکھنے والے سائنس دانون نے اُس ستارہ کے دوبارہ طلوع کے وقت جو مسیح کے عہد مین نکلا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے نزول پر اُن کو متوجہ کر دیا تھا یہان تک وہ شائع کر چکے تھے کہ ہمارا نجات دہندہ آنے والا ہے۔

اہل اسلام کی صحیح احادیث کے موافق مسیح کے آنے کا زمانہ یہی ہے کیونکہ کثرت فسق و فجور و کثرت غلبہ صلیب جو آج سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور اُس کی وجہ یہی ہے اور باقی تمام آثار پورے ہو چکے اور سب اہل کشف اس مبارک

چودھوین صدی کے مجدد کو

جو دین کو بدر کامل بنانے والا ہے دیکھ رہے تھے جیسے حضرت گلاب شاہ مجذوب کی پیشگوئی حضرت کو تھہ والہ کی بشارت نواب صدیق حسن مرحوم اور حضرت شاہ ولی اللہ رح کے خیالات اور حضرت سید نعمت اللہ ولی کا کشف وغیرہ وغیرہ مبیون اور صدہا باتین ہین۔

ان سب خیالات کے ہوتے ہوے پھر ہم کرشمۂ قدرت اور دیکھتے ہین کہ ایک مدعی پیدا ہوتا ہی اور وہ دعوے کرتا ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے برابر زمانہ پاتا ہے اور یوماً فیوماً ترقی کرتا ہے۔ ہم اُن تائیدات اور نشانات پر اس وقت بحث نہین کرین گے جو اُس کی تائید اور نصرت مین ظاہر ہو چکے ہین۔ پھر کوئی بتلاے کہ کیونکر انکار ہو۔ یہ چوتھا مرتبہ ہے کہ آسمان نے اپنے نشان کے ساتھ اُس کی تائید کی ہے پہلا موقع جو اُس کی بعثت کا ابتدائی زمانہ ہے اُس موقعہ پر بھی آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرے اور یہ ۱۸۶۶ء کا واقعہ ہے جسکو ہیئت والون نے بالاتفاق غیر معمولی مانا ہے۔

پھر ۲۷ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یہ آسمانی آتشبازی کا نظارہ دکھایا گیا اور بالاتفاق عالمان علم ہیئت ایک لاکھ ستارہ ٹوٹا۔ اور یہ براہین احمدیہ کی اشاعت کا زمانہ ہے چنانچہ خود حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کو بالہام الٰہی اپنے لئے مانا ہے چنانچہ ہم وہ حکایت درج کرتے ہین جو آپ نے آج سے سات برس پیشتر آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۰۹ کے حاشیہ مین درج کی ہے اور وہ یہ ہے

حکایت

مجھکو یاد ہے کہ ابتدائے وقت مین جب مین مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا۔ کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ مین درج ہے یا احمد بارک اللہ فیک ✻ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ✻ الرحمن علم القرآن ✻ لتنذر قوما ما انذر اباءھم ولتستبین سبیل المجرمین ✻ قل انی امرت وانا اول المومنین ✻ اے احمد خدا نے تجھمین برکت رکھدی۔ اور جو تو نے چلایا یہ تو نے نہین چلایا بلکہ خدا نے چلایا اُس نے تجھے علم قرآن کا دیا تا تو اُن کو ڈراوے جن کے باپ دادا نہین ڈرائے گئے اور تا مجرمون کی راہ کھل جاوے یعنی سعید لوگ الگ ہو جاوین اور شرارت پیشہ اور سرکش آدمی الگ ہو جاوین۔ اور لوگون کو کہدے کہ مین مامور ہو کر آیا ہون اور مین اول المومنین ہون۔ ان الہامات کے بعد کئی طور کے نشان ظاہر ہونے شروع ہوے چنانچہ منجملہ اُن کے ایک یہ کہ ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنے اس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی تھی اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا

رہے مصائب اور آفات ان کے آنے کی ایک وجہ ہے جو دوسرے وقت ہم بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ

اب ستاروں کی بارش پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی رات ایسی نہیں گذرتی جب کہ آسمان پر ایک آدھ ٹوٹتا ہوا تارہ دکھائی نہ دیتا ہو۔ ایسے تاروں کو **علماء عرب شہاب ثاقب** اور یورپ کے علماء ہیئت **Meteors** میٹیورس کہتے ہیں۔

شہاب ثاقب کیا ہے؟ اس کے متعلق یورپ کی علمی تحقیقات تو یہ ہے کہ ٹوٹنے والے تارے محض اجسام فلکی ہیں جو لوہے اور کاربن سے مرکب ہیں جنکا وزن چند سیروں سے لیکر منوں تک ہوتا ہے چنانچہ اس وقت پیرس کے عجائب خانہ میں آسمان سے گرا ہوا لوہے کا پتھر ۲۰ من وزنی موجود بتلایا جاتا ہے اور یورپ کے دوسرے عجائب خانوں میں بھی ایسے ٹکڑے رکھے ہوئے ہیں ملک اودھ کی ریاست بلرام پور میں بھی ایک ٹکڑا بتلایا جاتا ہے۔

پھر ان کی تقسیم یوں کی ہے کہ تودے جو آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر گرتے اور لوہے سے مرکب ہوتے ہیں انکو **Meteorites** کہتے ہیں اور جو بعض پتھر کے ہوتے ہیں **aerolites** ایروُلائیٹ یا ہوائی پتھر کہتے ہیں چونکہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر یہ چھوٹے چھوٹے تارے سورج کے گرد ایسی تیزی سے حرکت کرتے ہیں کہ ان کی رفتار توپ کے گولہ سے دہ چند تیز ہوتی ہے اس لئے ایک حرارت پیدا ہو کر ایک مشتعل آگ پیدا ہو جاتی ہے بعض چھوٹے اجسام تو آسمان ہی پر جلکر فنا ہو جاتے ہیں بعض سطح آسمان پر پگھل کر قلیل المقدار رہ جاتے ہیں اور ان کے شامل ہو جانے سے جسامت میں بڑھ جاتے ہیں حتی کہ بعض علماء ہیئت کے نزدیک دمدار ستارے ان ہی تاروں کا مجموعہ ہیں۔

تارے کب ٹوٹتے ہیں

کہا جاتا ہے کہ جب برج اسد یا میزان میں آفتاب جاتا ہے اسوقت کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں اور ہر سال ماہ اگست کی ۱۰ تاریخ کو کم وبیش تاروں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

لیکن ۳۳ سال کے بعد ۱۴ نومبر کو کثرت سے بارش ہوتی ہے چنانچہ ۱۴ نومبر ۱۸۳۳ء کو جو تارے ٹوٹے ان کی تعداد ۲ لاکھ ۴۰ ہزار بتلائی جاتی ہے اور ایسا ہی ۱۸۶۶ء میں کثرت سے تارے ٹوٹے اور اب ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کو کثرت سے بارش ہوگی۔

اس کے علاوہ یہ بھی مانا گیا ہے کہ ۲۷ نومبر کو بھی تارے ٹوٹتے نظر آتے ہیں چنانچہ ۱۸۷۲ء اور ۱۸۸۵ء میں کثرت سے تارے ٹوٹے اور کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ تارا ٹوٹتا تھا۔

ان ساری باتوں کے علاوہ کبھی کبھی ایسی تاریخوں پر بھی تارے ٹوٹے ہیں جو باقرار ہیئت دانان کے بالکل غیر متوقع ہوئے ہیں چنانچہ تاریخ سے پتہ لگا ہے کہ مارچ ۱۸۵۱ء اور جنوری ۱۸۳۵ء اور مئی ۱۸۱۱ء میں بھی کثرت سے تارے ٹوٹے تھے۔

بہر حال یہ آسمانی بارش اور شہاب کی آتشبازی اس میں شک نہیں کہ اپنے اندر ایک حقیقت رکھتی ہے

اس قدر بیان کے بعد ہم بتلانا چاہتے ہیں

کہ ان ستاروں کا ٹوٹنا ایک نشان ہے جو ہمارے امام ہمام حجۃ اللہ فی الارض دام اللہ فیوضہم کی صداقت میں آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور کسی آنے والی عظیم الشان کامیابی کا مقدمۃ الجیش ہے

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پر غور کرنے اور پھر تاریخ کی ورق گردانی سے یہ امر بپایہ ثبوت پہونچ چکا ہے کہ جب کبھی کوئی نبی یا ملہم من اللہ یا مامور یا وارث علوم انبیاء پیدا ہوا ہے اس وقت کثرت سے شہاب ثاقب گرتے ہیں۔

چنانچہ اہل عرب کے درمیان یہ بات اچھی طرح سے رائج اور مسلم تھی کہ جب کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں تو کوئی نبی یا وارث علوم نبی دنیا میں آتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ

سے اس پر حجت پوری کی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ میں اس کثرت سے تارے ٹوٹے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں ڈر اور خوف پیدا ہو گیا جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے کہ چھٹی صدی میں یعنی سنہ [illegible]ء میں کبھی ستاروں کی بارش ہوئی تھی۔

اور اس امر کو بڑے بڑے مسلمان مفسروں نے اپنی تفسیروں میں لکھا ہے۔ جیسا کہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کثرت سے شہب گرے تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگوں میں کوئی ہلچل پڑ گیا ہے تب انہوں نے

جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔

اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اس کو بیان کرسکوں مجکو یاد ہے کہ اس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی سو اس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی یہ شہب ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ر نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشے کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہوگیا تھا۔ جس کو میں الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔ — تم کلامہ۔

پھر تیسری شہادت کسوف و خسوف کے ذریعہ آسمان نے دی جو رمضان ۱۳۱۱ھ میں حسب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معینہ تاریخوں میں ظاہر ہوا۔

اس آسمانی شہادت کے بعد آتھم اور لیکھرام کے متعلق وہ زبردست نشان ظاہر ہوئے جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں اور بیسیوں نشان ہیں جو کسوف و خسوف کے زمانہ سے لے کر آج تک ہوئے گویا وہ

آسمانی نشان ان زمینی تائیدات کا ایک پیش خیمہ تھا۔

اب یہ چوتھی شہادت ہے جو آسمان ان کامیابیوں سے پہلے بطور بشارت دیتا ہے جو عنقریب ہمارے امام ہمام کو اپنے دینی مقاصد یعنی عزت وعظمت اسلام کے قائم کرنے میں ہونے والے ہیں۔

اور یہ امر کہ کوئی عظیم الشان کامیابی کا نشان ظاہر ہونے والا ہے خوش کن لفظ ہی نہیں بلکہ ہمارے یقین میں ایک رسوخ اور پختگی ہوتی ہے جبکہ ہم ان الہامات اور مبشرات پر نظر کرتے ہیں جو آج کل ہمارے سید و مولیٰ امام ہمام کو خدا کی طرف سے مل رہی ہیں چنانچہ ایک تو زبردست الہام وہ ہے جو ہم شائع کرچکے ہیں۔ یعنی

ایک عزت کا خطاب

ایک عزت کا خطاب

لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ

ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا

پھر یہ الہام

قیصرۂ ہند کی طرف سے شکریہ

پھر یہ الہام

آسمان سے دو تخت اترے اور تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا

اور یہ الہام

مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔

اور یہ الہام

+ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔

وغیرہ وغیرہ۔

پھر جب امام کامل کی توجہ اور مصروفیت کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ کس زور شور سے اور جرأت و استقلال سے اپنے تبلیغ کے کام میں لگا ہوا ہے تو بے اختیار زبان سے نکلتا ہے۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم۔ *

اور جب ناظرین حضرت اقدس کے اس اشتہار کو جو اواخر اکتوبر میں شائع ہوا ہے پڑھیں گے اور پھر جب تین سال کے اندر

ایک عظیم الشان انسانی

ہاتھوں اور منصوبوں سے

بالاتر نشان کے ظاہر ہونے والا

اشتہار دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہو جاوے گا کہ کس قدر کامیابی ہونے والی ہے۔ اور جب لوگ حضرت اقدس کے اس فقرہ پر غور کریں گے جو آپ نے اپنی فراست ایمانی سے تین سال کے اندر اپنی جماعت کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جانے کے متعلق لکھا ہے تو پھر یہ ایمانی قوت اور بھی طاقت پکڑیگی + اور جب حضور اقدس کی کتاب مسیح ہندوستان میں جو ایک گھڑا گھڑایا آسمانی حربہ ہے کے مضمون اور اس کے متعلق حضرت اقدس کی مساعی جمیلہ پر نظر پڑے گی تو ان بشارتوں کا زمانہ اور بھی قریب ہی نظر آئیگا اور جب چوتھے موعود مبارک بیٹے کی مبارک ولادت پر خیال کریں گے تو ایک سلیم الفطرۃ انسان پکار اٹھے گا۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

غرض یہ تمام اسباب اور آثار اس امر کی کھلی دلیل ہیں کہ

* اور اصطلاح کی اللھم انصر من نصر غلام احمد علیہ السلام والصلوٰۃ واجعلنا منہم - ایڈیٹر

+ حدیث شریف کے لفظ حکم کا ترجمہ ہے۔ ایڈیٹر

اظہار صداقت

کا وقت آپہونچا اور آسمان پر ۱۳ اور ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کی شب کو جو ستارونکی بارش ہوگی وہ اسی مامور کی کامیابیوں کی بشارت کا نمونہ ہے۔

ہم اُمید کرتے ہین کہ ہماری ناظرین اس مضمون پر پوری توجہ سے کام لین گے۔ اور ۱۳ اور ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کی شب کے نظارہ نہایت مسرت اور جوش سے دیکھتے ہوئے آنے والی کامیابیون کے لئے سجدات شکر بجا لائین گے تاکہ خدا تعالے ہم کو بھی اُن نشانو کے دیکھنے اور مراتب یقین مین ترقی کا موقع عطا کرے

آمین

صاحبزادہ صاحب کے مکان کا چندہ

جماعت سیالکوٹ کا چندہ معرفت جناب حامد شاہ صاحب سیالکوٹی ۱۵/

شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی ۶/

سید فضل شاہ صاحب لاہوری ۵/

شیخ نور احمد صاحب جالندھری ۲/

مستری دین محمد صاحب قادیانی ۳/

دوبارہ جماعت لاہور معرفت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ۲۲

اُن صاحبون کے نام جنھون نے حضرت امام سے ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء تک بیعت کی۔

(۱) مولوی عبد الصمد صاحب ساکن اونگام ڈاکخانہ بنڈپورہ علاقہ کشمیر

(۲) محمد عالم ولد علم الدین ملک افریقہ شہر ممباسا

(۳) مستری غلام حسین۔ حاجی پورہ سیالکوٹ

(۴) ابراہیم۔ نابھہ دارالریاست

(۵) سلطان علی کمپونڈر راجپوت مہمونوال ضلع ہوشیارپور۔

(۶) محمد ڈار کشمیری افسر کارخانہ قالین محمد شاہ۔ امرتسر۔ کٹڑہ حکیمان

(۷) عمرے شاہ۔ کوٹ دوابیان والہ ڈاکخانہ کرکن والہ ضلع گوجرانوالہ۔

(۸) محمد یعقوب ولد مولوی محمد سعید قریشی زمیندار ساکن دیپ گران ضلع ہزارہ علاقہ مانسہرہ۔

(۹) شیخ عطا محمد مستری۔ سیالکوٹ

(۱۰) امداد علی " چراغپورہ

(۱۱) حافظ الٰہی بخش۔ دلیل پور ضلع گورداسپور

(۱۲) میاں محمد مستری۔ صدر پشاور بازار کباڑی سفتر۔

(۱۳) سوہنے خان ولد شیر جنگ راجپوت جٹیانہ ڈاکخانہ راجپور تحصیل و تھانہ ہوشیارپور

(۱۴) مولوی عبد الحمید۔ بیدوالہ ضلع منٹگمری

(۱۵) غلام رسول۔ امرتسر رام گرھی کا کٹڑہ

(۱۶) عطا محمد پٹواری۔ دیجوان ڈاکخانہ بہار

(۱۷) کریم بخش دھرم کوٹ ضلع گورداسپور

(۱۸) سندھی ہرسیہان ضلع " [illegible]

(۱۹) نور الدین پٹواری۔ ساودھو وال ڈاکخانہ [illegible]

(۲۰) عطا رسول ولد حاکم دین۔ حد گانو الی ضلع سیالکوٹ

(۲۱) رحیم بخش ولد شیر محمد تاتھہ ضلع لاہور تحصیل [illegible]

(۲۲) قادر بخش چوکیدار اودھووال مذکور

(۲۳) رحمت اللہ۔ کھاریان ضلع گجرات

(۲۴) محمد دین خلف علی محمد چاچا حاجی محمد ضلع منٹگمری ڈاکخانہ [illegible]

(۲۵) اللہ داد خان نمبردار محلہ [illegible] ڈاکخانہ تحصیل جبالہ

(۲۶) شیر محمد۔ دنگے ضلع جالندھر

(۲۷) شیخ برکت علی عرائض نویس گڑھ شنکر

(۲۸) شیخ الٰہی بخش تاجر کتب گجرات

(۲۹) محمد ولد ولی داد کھاریان ضلع "

(۳۰) خدا بخش پسر محمد حسن عطار لدھیانہ

(۳۱) سید مفضل حق صاحب (سرہند سنگھ)

(۳۲) ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب لاہور

(۳۳) محمد دین۔ امرتسر (۳۴) شیخ مرغوب احمد

(۳۵) مولوی عبد اللہ صاحب جستروال ضلع امرتسر

(۳۶) شاہدین پٹواری ڈیری والہ ضلع گورداسپور

(۳۷) صوفی دین محمد صاحب امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ۔

(۳۸) شیخ گلاب دین۔ گھڑیال ضلع امرتسر

(۳۹) دین محمد اودھووال (۴۰) محمد بخش سہم کوٹ بگا

(۴۱) نواب الدین دھرم کوٹ بگا (۴۲) محمد حسن اوجلہ۔

(۴۳) محمد رشید ولد حکیم حسام الدین سیالکوٹ

(۴۴) محمد سعید (۴۵) ارشاد علی ولد سید خصیلت علی شاہ [illegible]

(۴۶) ہونا ولد عبد القادر بجوال ضلع ہوشیارپور

(۴۷) اسد جوایا بھورب والی ضلع گجرات

(۴۸) امام الدین حداد۔ قادیان۔

(۴۹) حافظ کرم الدین ولد حافظ غلام محمد۔ ڈنگہ ضلع گجرات

(۵۰) قاضی فضل حق ولد مولوی عبد اللہ راولپنڈی محلہ [illegible]

(۵۱) جلال الدین مدرس مشن سکول قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

(۵۲) مولوی محمد ابراہیم سپرنٹنڈنٹ پولیس سنگرور

(۵۳) سید عبد القادر پٹیالوی حال محرر کارخانہ انجن سنگرور

(۵۴) سید انعام الرحمن ساکن لونی ضلع میرٹھ حال نائب داروغہ

(۵۵) مرزا سبحان بیگ ولد مرزا اچھن بیگ و سید شاہ سراج الحق صاحب جمالی ساکن جاوری حال [illegible] سارجنٹ پولیس [illegible]

فائدہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہین اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لوٹائی کے لئے یہی کافی امر ہے۔

۱ قوت باہ (داخلی و خارجی) چودہ قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی ۵/ قیمت علاج داخلی ۲/

۲ بواسیر۔ خونی و بادی کے لئے اکسیر قیمت ۱/

۳ دافع جریان ہر قسم ۱۲/

۴ علاج آتشک ۱/

۵ دوائی سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم ۱/

۶ خضاب سالانہ جو تیل کیطرح لگایا جاتا ہی ۱۲/

۷ دوائی مصفی خون قیمت [illegible]

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے علاج کے لئے ہے اگر اسقدر دوا سے کوئی نقص باقی رہی زاید دوا مفت دیجائیگی۔

حکیم

محمد امین مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

خادم امام الزمان علیہ السلام

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اوردویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص میرہ فی ماشہ عسہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ امتہ دیوی عمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اور پڑبال پڑے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی مین فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳۔ مینے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطہ جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رای بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴۔ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لئے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۹ء مین جمع کیا گیا ہے

(مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے طبع ہوکر بفضلہ شائع ہوا)